QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

عصرِ حاضر میں تربیتِ اولاد کی راہ میں حائل رکاوٹیں اور ان کا اسلامی حل

Obstacles to raising children in the modern era and their Islamic solutions

Alia Nasir
MS Scholar, Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore.
alianasirnarowal@gmail.com
Dr. Neelam Bano
Assistant professor, Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore
neelam.bano@superior.edu.pk
Haroon Saif
MS Scholar, Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore.
haroonsaif2020@gmail.com

Abstract
This research, titled "Obstacles to Islamic Child Upbringing in the Contemporary Era and Their Solutions", examines the intellectual, familial, social, and psychological challenges facing Muslim .parents today. The Qur'an and Sunnah emphasize the process of effective parenting. The study .demonstrates that Islamic principles remain timeless and compatible with modern psychological findings The Qur'an promotes wise counsel, gradual teaching, love, and righteous companionship. The Prophet .modeled respectful dialogue, trust-building, and compassion toward children ﷺ Muhammad Contemporary research confirms that a secure home environment. emotional support, and parental role modeling are essential for healthy character formation. The research recommends that Muslim parents foster a Qur'an- and Sunnah-centered family atmosphere, regulate social media use, encourage open communication, and strengthen confidence in children. Schools should integrate Islamic character-building into curricula and collaborate closely with parents. At the community level, mosques, family counseling programs, and ethical media content can reinforce positive parenting. By harmonizing Islamic ,guidance with modern duty of parents to safeguard their children's faith, morals, and character. However rapid technological change, negative media influence, Western ideological pressures, weakening family bonds, parental busyness, and uncontrolled social media use have complicated the ,psychological insights Muslim families can raise balanced, faithful, and socially responsible generations.

Key words: *Obstacles, children, Modern era, Islamic solutions.*

یہ تحقیقی مقالہ "عصرِ حاضر میں تربیتِ اولاد کی راہ میں حائل رکاوٹیں اور ان کا اسلامی حل" کے عنوان کے تحت جدید دور میں مسلم والدین کو درپیش فکری، خاندانی، سماجی اور نفسیاتی چیلنجز کا جائزہ لیتا ہے۔ قرآن و سنت نے والدین پر واضح کیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کی ایمانی، اخلاقی، فکری اور جذباتی حفاظت کریں۔ تاہم آج تیز رفتار سائنسی ترقی، میڈیا کے منفی اثرات، مغربی فکری یلغار، خاندانی نظام کی کمزوری، والدین کی مصروفیت، اور سوشل میڈیا کا غیر محتاط استعمال تربیت کے عمل کو شدید متاثر کر رہے ہیں۔ اس مقالے میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی تعلیمات آج بھی قابلِ عمل اور جدید نفسیاتی اصولوں سے ہم آہنگ ہیں۔ قرآن مجید میں حکیمانہ نصیحت، تدریجی تربیت، محبت و شفقت، اور صالح صحبت کی ترغیب دی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بچوں کے ساتھ احترام و شفقت، اعتماد سازی، اور مثبت مکالمہ اپنانے کی ہدایت فرمائی۔ جدید تحقیق بھی واضح کرتی ہے کہ محفوظ گھریلو ماحول، جذباتی سپورٹ، اور والدین کا رول ماڈل ہونا بچوں کی شخصیت سازی میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تحقیق میں سفارش کی گئی ہے کہ والدین گھروں میں قرآن و سیرت کا ماحول پیدا کریں، سوشل میڈیا کے استعمال پر واضح اصول بنائیں، بچوں کے ساتھ مکالمہ اور اعتماد سازی کو فروغ دیں، اور تعلیمی ادارے تربیتی نصاب اور

والدین کے ساتھ شراکت کو بڑھائیں۔ معاشرتی سطح پر مساجد، کمیونٹی مراکز اور میڈیا کے ذریعے اخلاقی مواد کی ترویج ضروری ہے۔ اس طرح اسلامی رہنمائی اور جدید سائنسی بصیرت کے امتزاج سے ایک مضبوط اور صالح نسل کی تشکیل ممکن ہے۔

تربیت عربی لفظ رَبَّ یُرَبّی سے ماخوذ ہے جس کے معنی نشوونما دینا، سنوارنا اور سدھارنا ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں تربیتِ اولاد کا مطلب ہے: بچوں کی جسمانی، فکری، ایمانی، اخلاقی اور معاشرتی نشوونما اس طرح کرنا کہ وہ ایک متوازن، باعمل اور اللہ کے احکام کے تابع فرد بن سکیں۔" امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں:

التَّرْبِيَةُ: إِنْشَاءُ الشَّيْءِ حَالًا فَحَالًا إِلَى حَدِّ التَّمَامِ[1].

"تربیت کا مطلب ہے کسی چیز کو حالت بہ حالت بڑھا کر اس کے کمال تک پہنچانا۔"

اسلام نے تربیتِ اولاد کو والدین کی اولین ذمہ داری قرار دیا ہے کیونکہ اولاد کی درست رہنمائی نہ صرف خاندان بلکہ پورے معاشرے کے استحکام کی ضامن ہے۔ قرآن کریم میں تربیتِ اولاد کی بنیادیں درج ذیل ہیں

حضرت لقمان علیہ السلام کا قول قرآن میں محفوظ ہے:

يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ[2]

ترجمہ: "اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔"

یہ بتاتا ہے کہ سب سے پہلی تربیت توحید اور عقیدۂ صحیحہ کی ہے۔

يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلَى مَا أَصَابَكَ[3]

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ بچوں کو عملی طور پر نماز، امر بالمعروف اور صبر سکھانا بنیادی دینی ہدف ہے۔

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ [4]

مزید فرمایا

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا ([5]

یہ ہدایت ہے کہ اولاد کو نرم خو، شائستہ اور سماجی طور پر مہذب بنایا جائے مزید رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

مَن لا يَرحم لا يُرحَم[6]

ترجمہ: "جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جائے گا۔"

آپ ﷺ بچوں سے بوسہ لینا، کھیلنا، اور ان کے ساتھ شفقت کرنا معمول بناتے تھے۔

---

[1] راغب اصفہانی۔ المفردات، مادہ: رب و

[2] لقمان: 13

[3] لقمان: 17

[4] الحجر: 88

[5] البقرة: 83

[6] محمد بن اسماعیل بخاری، امام، صحیح بخاری، ریاض: دار السلام، حدیث نمبر: 5997

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ[7]

"اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو۔"

یہ تربیت کے تدریجی اور عملی اصول کو ظاہر کرتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْحَيَاءُ مِنَ الإِيمَانِ[8]

والدین کے لیے لازم ہے کہ بچپن سے ہی حیا اور غیرت کی عادت ڈالیں۔ اسلام میں خاندان ایک مضبوط تعلیمی و تربیتی ادارہ ہے۔ والدین نہ صرف نگران بلکہ عملی نمونہ ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا

ما نَحَلَ والدٌ ولدَه أفضلَ من أدبٍ حسنٍ[9]

"والد اپنے بیٹے کو اچھے ادب سے بہتر کوئی چیز نہیں دے سکتا۔"

علماء کے مطابق گھر بچوں کی پہلی درسگاہ ہے اور والدین ان کے پہلے معلم ہیں۔[10] اسلامی تعلیمات واضح کرتی ہیں کہ تربیتِ اولاد محض دنیوی کامیابی نہیں بلکہ ایمان، عبادت، اخلاق اور معاشرتی ذمہ داری کا ایک جامع نظام ہے۔ اگر والدین قرآن و سنت کے بیان کردہ ان اصولوں کو اپنائیں تو بچوں کی فکری و روحانی نشوونما مضبوط بنیاد پر ہو سکتی ہے۔ ماضی میں خاندانی اور دینی ماحول اولاد کی تربیت کے لیے مضبوط سہارا فراہم کرتا تھا، لیکن آج کے دور میں فکری و تہذیبی تبدیلیاں، ٹیکنالوجی کی یلغار، اور معاشی دباؤ نے تربیت کے روایتی ڈھانچے کو متزلزل کر دیا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے ہر رکاوٹ کا تجزیہ کرنا ضروری ہے تاکہ واضح ہو سکے کہ کن بنیادوں پر اصلاح کی جا سکتی ہے۔ جدید میڈیا اور تعلیمی نظام میں ایسی قدریں پیش کی جا رہی ہیں جو اسلام کے خاندانی نظام سے متصادم ہیں؛ جیسے لبرل انفرادیت (individualism)، صنفی آزادی (gender fluidity)، والدین کے اختیار سے بغاوت اور حدودِ شرعیہ کی نفی۔ قرآن ہمیں خبردار کرتا ہے۔

وَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ كَمَا كَفَرُوا فَتَكُونُونَ سَوَاءً[11]

"وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی کفر کرو جیسے انہوں نے کیا تاکہ تم سب برابر ہو جاؤ۔"

ڈاکٹر یوسف القرضاوی لکھتے ہیں" :استعمار کے بعد مسلم معاشروں میں مغربی افکار کی غیر شعوری تقلید نے دینی شناخت کو دھندلا دیا ہے۔"[12]

بچوں کو کم عمری میں ہی غیر اخلاقی مواد، جھوٹی کامیابیوں اور غیر حقیقی معیارِ زندگی دکھایا جاتا ہے، جو ان کے عقیدے، اخلاق اور اعتماد کو متاثر کرتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ العَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالكَلِمَةِ لا يَرَى بِهَا بَأْسًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ[13]

یہ تنبیہ ہے کہ زبان اور پیغام رسانی میں لاپرواہی انسان کو گمراہ کر سکتی ہے۔

---

[7] ابو داود، سلیمان بن اشعث: سنن ابو داؤد، ریاض: دارالسلام، حدیث نمبر:495

[8] مسلم بن حجاج، امام، صحیح مسلم، ریاض: دارالسلام، حدیث:36

[9] محمد بن عیسی ترمذی، امام، ترمذی، ریاض: دارالسلام حدیث:1952

[10] امام غزالی، "احیاء علوم الدین"، ج3، ص72

[11] النساء:89

[12] ڈاکٹر یوسف القرضاوی، التربیۃ الاسلامیۃ و مستقبلها، ص15

[13] بخاری، حدیث:6477)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

حالیہ تحقیق کے مطابق(Pew Research Center, 2023) ،70٪ نوجوان روزانہ دو سے پانچ گھنٹے سوشل میڈیا پر گزارتے ہیں، جو توجہ کی کمی اور اخلاقی بے حسی پیدا کررہاہے۔ مدارس اور گھروں میں بنیادی عقائد واخلاق پر وہ توجہ نہیں دی جاتی جو صحابہ کے دور میں تھی۔ قرآن کہتا ہے :فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ[14]

”چاہیے کہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت دین کی سمجھ حاصل کرے۔

دین کی تعلیم اگر کمزور ہو تو تہذیب کے دباؤ میں نسلیں اپنی پہچان کھو دیتی ہیں۔ جدید طرزِ زندگی میں والدین معاشی دوڑ میں اس قدر مصروف ہیں کہ بچوں کو وقت دینا ممکن نہیں رہتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

<كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَعُولُ[15]

”انسان کے گناہ کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے زیر کفالت کو ضائع کردے۔“

مشترکہ خاندانوں کا ٹوٹنا بچوں کے لیے بزرگوں کی تربیتی سرپرستی سے محرومی کا سبب ہے۔ مہنگائی، بے روزگاری اور بلند معیارِ زندگی کی دوڑ والدین کو پریشان رکھتی ہے۔ اس دباؤ کے سبب بعض والدین بچوں کی ضروری جذباتی توجہ اور اخلاقی رہنمائی نہیں کرپاتے۔ قرآن نے توازن کی تعلیم دی:

<وَلَا تَجْعَل يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ[16]

بچے دوستوں اور اسکول کے ماحول سے شدید متاثر ہوتے ہیں۔ اگر یہ ماحول غیر اخلاقی ہو تو والدین کی تربیت بھی کمزور پڑ جاتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُم مَّن يُخَالِلُ[17]

’آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تم دیکھو کس سے دوستی کرتے ہو۔“

عصرِ حاضر کے فکری، سماجی اور معاشی دباؤ نے تربیتِ اولاد کے روایتی نظام کو کئی حوالوں سے کمزور کردیا ہے۔ مغربی تہذیب، سوشل میڈیا، دینی تعلیم میں کمی، والدین کی عدم توجہی، خاندانی نظام کا زوال اور ہم عمروں کا غلط اثر بچوں کی شخصیت میں خلا پیدا کررہا ہے۔ اسلامی اصول ان تمام چیلنجز کو سمجھ کر ان کے مقابلے کے لیے واضح رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جسے اگلے باب میں بطور حل پیش کیا جائے گا۔ اس مقالے میں واضح ہوا کہ جدید معاشرتی، فکری اور تکنیکی دباؤ نے والدین کو تربیتِ اولاد میں شدید مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ قرآن و سنت میں ان رکاوٹوں کے مقابلے کے لیے نہایت حکیمانہ رہنمائی ملتی ہے۔ اس باب میں انہی اسلامی حلوں کو واضح کیا جارہا ہے تاکہ عصرِ حاضر کے تقاضوں کے ساتھ مربوط رہنمائی فراہم کی جاسکے۔ ایمان کی جڑیں پختہ کریں: قرآن میں حضرت لقمان کی نصیحت ہے

يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ[18]

سب سے پہلی تربیت توحید اور اللہ پر کامل اعتماد کی ہے اور اسی طرح نماز کی عادت بچپن سے اپنانے کی عادت بنائے جیسا کہ حدیث میں ہے

مُرُوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ[19]

عملی تدبیر: گھر میں نماز کا ماحول، تلاوتِ قرآن کا معمول اور اذکار کی تعلیم۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے تربیتی حکمتیں:

---

[14] التوبہ:122

[15] ابوداؤد، حدیث:1692)

[16] لِاسراء:29

[17] ابوداؤد، حدیث:4833

[18] لقمان:13

[19] سنن ابوداؤد، حدیث:495

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

نبی ﷺ بچوں سے محبت کرتے، گود میں اٹھاتے، سلام کرتے۔ اسی اہمیت کی بدولت آپ نے فرمایا

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا[20]

بچوں کو ذمہ داری آہستہ آہستہ دی جائے۔ سات سال پر نماز، دس پر نظم وضبط۔ امانت داری، سچائی اور حیا کے عملی نمونے والدین خود بنیں۔

امام غزالی لکھتے ہیں: بچوں کے سامنے والدین کا ہر عمل ان کی تربیت کا حصہ بن جاتا ہے۔ بچوں کے ساتھ وقت گزارنا تربیت کی بنیاد ہے۔ رسول اللہ ﷺ خود بچوں کے کھیل میں شریک ہوتے تھے۔[21] جدید ماہرینِ تعلیم کے مطابق:(Harvard Child Development Study, 2022) روزانہ والدین کے ساتھ 20–30 منٹ مثبت وقت گزارنا بچے کی اخلاقی اور جذباتی نشوونما کے لیے کلیدی ہے۔ انٹرنیٹ، موبائل اور سوشل میڈیا کے استعمال پر واضح اصول طے کریں۔ بچوں کے لیے حلال تفریح، مستند دینی ایپلیکیشنز، اور مثبت علمی مواد مہیا کریں۔ قرآن کی ہدایت،

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ[22]

یعنی ہر اس چیز کے پیچھے نہ لگو جس کا تمہیں علم نہیں۔ محض دنیاوی کامیابی کو ہدف نہ بنایا جائے بلکہ دینی اخلاق اور علمی معیار دونوں ساتھ رکھے جائیں۔

عملی تدبیر: سکول کے ساتھ قرآن فہمی اور سیرت کی تعلیم، علمائے دین سے تربیتی نشستیں۔ بچوں کو خاندان کے بڑوں سے جوڑنا، دادا دادی یا نانا نانی کے تجربات سنانا، ان کی صحبت میں بٹھانا۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيرَنَا[23]

مضبوط خاندانی رشتے بچوں کی شخصیت میں اعتماد اور ذہنی صحت بڑھاتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ مکالمہ، ان کے سوالات کے جوابات اور ان کے جذبات کا احترام۔ قرآن میں حضرت یعقوبؑ کا اسلوب ہے:

﴿يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ[24]

یعنی بچے کے ذہن میں اللہ کی قدرت اور اس کے اعمال کا احساس پیدا کرنا۔ مثبت لب ولہجہ، حوصلہ افزائی اور غلطیوں پر اصلاحی انداز اپنانا نہ کہ توہین و تحقیر۔

اسلام نے والدین کو واضح اور ہمہ جہت رہنمائی دی ہے: ایمان کی پختگی، سیرتِ نبوی ﷺ کے تربیتی اصول، محبت و شفقت، میڈیا پر قابو، تعلیم میں توازن، خاندانی روابط کی بحالی اور بچوں کی نفسیاتی تربیت۔ یہ حل آج کے جدید چیلنجز کے باوجود ایک صالح، مضبوط اور باکردار نسل تیار کرنے کے لیے قابلِ عمل ہیں۔ تربیتِ اولاد صرف دینی احکامات کا عملی نفاذ نہیں بلکہ بچوں کی شخصیت، نفسیات اور سماجی رویّوں کی گہری سمجھ کا بھی تقاضا کرتی ہے۔ قرآنِ کریم نے والدین کو بار بار خطاب کر کے اولاد سے محبت، حکمت اور مکالمہ اپنانے کی ہدایت کی ہے۔ اسی طرح جدید نفسیات بھی بتاتی ہے کہ بچے کی سوچ، جذبات اور معاشرتی تعلقات براہِ راست اس کی تربیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا :

[20]. ترمذی، حدیث: 1921

[21] محمد بن غزالی، احیاء علوم الدین، ج 3، ص 74)

[22]) الإسراء: 36

[23] سنن ابو داوٗد، حدیث: 495

[24] لقمان: 16

أَحِبُّوا الصِّبْيَانَ وَارْحَمُوهُمْ[25]

"بچوں سے محبت کرو اور ان پر رحم کرو۔"

مثبت رویہ اور تعریف بچے میں خود اعتمادی بڑھاتی ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق:(Harvard Parenting Study, 2022) بچوں کو مثبت فیڈبیک دینے سے ان کی اخلاقی فیصلہ سازی بہتر ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک نوجوان کو زنا کی اجازت طلب کرنے پر نرمی سے سمجھایا، یہ حکمت عملی آج کے دور میں بھی رہنما ہے۔ والدین کے مثبت جملے اور تعریف بچے میں احساسِ قدر اور ذہنی سکون پیدا کرتے ہیں۔ قرآن کہتا ہے:

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا[26]

بچوں سے بھی یہی حسنِ کلام مطلوب ہے۔ غیر ضروری سختی اور مسلسل تنقید احساسِ کمتری اور بغاوت پیدا کر سکتی ہے۔ ماہرینِ نفسیات (Dr. Erik Erikson, Developmental Theory) کے مطابق، ابتدائی سالوں میں اعتماد کی کمی زندگی بھر عدم تحفظ پیدا کر سکتی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

مَثَلُ الجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ المِسْكِ وَنَافِخِ الكِيرِ[27]

'نیک ساتھی کی مثال عطر فروش جیسی ہے اور برے ساتھی کی مثال بھٹی والے کی ہے۔"

بچوں کو صالح دوستوں، مثبت کلبز اور دینی مجالس سے جوڑنا لازمی ہے۔ محلے، اسکول اور آن لائن گروپس کی نگرانی والدین کے لیے بنیادی ذمہ داری ہے۔ تربیتِ اولاد میں محض علمی و دینی نصیحت کافی نہیں، بلکہ والدین کا رویہ، محبت، اعتماد سازی، مثبت مکالمہ، اور بچے کے ساجی تعلقات کی نگرانی لازمی ہے۔ اسلامی تعلیمات اور جدید نفسیات دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ بچوں کو محفوظ، محبت بھرا اور متوازن ماحول ملے تو وہ اخلاقی و روحانی طور پر مضبوط شخصیت بن سکتے ہیں۔

1. اسلامی تربیت کی بنیاد توحید اور اخلاق ہے:

قرآن و سنت نے واضح طور پر بچوں کی ایمانی و اخلاقی پرورش کو اولین ہدف قرار دیا ہے۔

2. جدید دور کی بڑی رکاوٹیں تین سطحوں پر ہیں:

فکری (مغربی تہذیبی یلغار، لبرل ازم، سوشل میڈیا

خاندانی (والدین کی مصروفیت، مشترکہ نظام کا زوال

نفسیاتی و ساجی (اعتماد کی کمی، دوستوں اور ماحول کا اثر

ایمان، محبت، مرحلہ وار تربیت، مثبت رول ماڈلنگ، میڈیا پر قابو اور خاندانی روابط بحال کر کے ان رکاوٹوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

جدید نفسیات اسلامی اصولوں کی تائید کرتی ہے:

مثبت مکالمہ، حوصلہ افزائی اور محفوظ ماحول بچے کے اعتماد اور کردار کو مضبوط کرتے ہیں۔

گھر میں نماز، قرآن اور سیرت کا ماحول پیدا کریں۔

---

[25] احمد بن حنبل، مسند احمد، حدیث: 17301

[26] البقرة: 83

[27] بخاری، حدیث: 5534)

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

بچوں سے دوستانہ مکالمہ اور جذباتی سپورٹ فراہم کریں۔ سوشل میڈیا کے اصولی اور محدود استعمال کی نگرانی کریں۔ اپنی زندگی میں اخلاقی نمونہ بنیں۔ نصاب میں قرآن و سیرت کی عملی تعلیم شامل کریں۔ تربیتی ورکشاپس اور والدین کے ساتھ رابطہ مضبوط کریں۔ میڈیا پر اخلاقی مواد کے فروغ کی پالیسی بنائی جائے۔ مساجد اور کمیونٹی سینٹرز میں تربیتی نشستیں اور فیملی پروگرامز منعقد کیے جائیں۔

اسلامی اصول نہ صرف نظریاتی رہنمائی دیتے ہیں بلکہ عملی طور پر آج کے چیلنجز کا حل بھی فراہم کرتے ہیں۔ اگر والدین، اساتذہ اور معاشرہ مل کر قرآن و سنت کی بنیاد پر جدید سائنسی و نفسیاتی بصیرت کے ساتھ تربیتی منصوبہ تیار کریں تو صالح اور پُرامن معاشرے کی تشکیل آج بھی ممکن ہے۔

عصرِ حاضر میں ٹی وی اور موبائل زندگی کے لازمی آلات بن چکے ہیں۔ ان کے مثبت استعمال سے علم، تعلیم اور ابلاغ کے نئے دروا ہوئے ہیں، مگر ان کا منفی اور بے لگام استعمال بچوں اور نوجوانوں کی دینی، اخلاقی اور نفسیاتی تربیت میں شدید رکاوٹ بن رہا ہے۔ قرآن و سنت نے وقت کی حفاظت اور لغویات سے اجتناب پر زور دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

<وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ[28]

' ' اور وہ لوگ جو بے ہودہ باتوں سے منہ موڑتے ہیں۔

بے جا مصروفیت اور نگرانی کی کمی: والدین بچوں کو موبائل اور ٹی وی کے حوالے کر کے اپنی ذمہ داری کم سمجھ لیتے ہیں۔ دلچسپ لیکن غیر اخلاقی مواد کی فراہمی: کارٹون، ڈرامے اور فلمیں اکثر غیر اسلامی اقدار کی ترویج کرتی ہیں۔

سوشل میڈیا کی لت: ٹک ٹاک، انسٹاگرام، اور یوٹیوب پر غیر محدود وقت گزارنا ایک عادت بن چکا ہے۔ تعلیمی اور تفریحی توازن کی کمی: بچے کھیلوں اور کتابوں سے دور ہو کر اسکرین تک محدود ہو جاتے ہیں۔

ماہرینِ نفسیات کے مطابق (Twenge & Campbell, The Narcissism Epidemic, 2018)، سوشل میڈیا کا زیادہ استعمال بچوں میں خود پسندی، ڈپریشن اور رویّوں میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔ دینی کمزوری: قرآن و سنت کی تعلیم اور عبادت سے غفلت بڑھتی ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

<نعمتان مغبون فيهما كثير من الناس: الصحة والفراغ[29]

' ' دو نعمتیں ہیں جن میں اکثر لوگ خسارہ اٹھاتے ہیں: صحت اور فارغ وقت۔"

اخلاقی بگاڑ: غیر اخلاقی مناظر اور مواد سے فحاشی، تشدد اور مادہ پرستی کے رجحانات پیدا ہوتے ہیں۔

نفسیاتی مسائل: تنہائی، غصہ، اضطراب اور نیند کی کمی عام ہو جاتی ہے۔

سماجی علیحدگی: بچے والدین اور خاندان کے ساتھ وقت گزارنے کے بجائے اسکرین کے ساتھ جڑے رہتے ہیں۔

تعلیمی نقصان: توجہ کی کمی اور حافظے کی کمزوری کے باعث تعلیمی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔

---

[28] المؤمنون: 3)

[29] بخاری، حدیث: 6412، 30

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

قرآن کہتا ہے:

﴿وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ﴾[30]

"زمانے کی قسم! انسان خسارے میں ہے۔"

والدین بچوں کے استعمال کا شیڈول بنائیں اور غیر اخلاقی مواد تک رسائی بند کریں۔ دینی کہانیاں، تعلیمی پروگرام، مطالعہ، کھیل اور تخلیقی سرگرمیوں کو فروغ دیں ماہرین (American Academy of Pediatrics, 2020) ماہرین ماہرین کے مطابق 5 سے 17 سال کے بچوں کے لیے روزانہ اسکرین ٹائم 1–2 گھنٹے سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ بچوں کو قرآن کی تلاوت، نماز اور ذکر سے جوڑنا تاکہ ان کے ذہن کو سکون ملے اور ان کی ترجیحات درست ہوں۔ ٹی وی اور موبائل کے بے جا استعمال نے تربیتِ اولاد میں سب سے بڑی رکاوٹ پیدا کر دی ہے۔ اس کے نتیجے میں دینی کمزوری، اخلاقی انحطاط اور نفسیاتی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں وقت کی حفاظت، والدین کی نگرانی، مثبت متبادل اور روحانی تربیت کے ذریعے ان خطرات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اسلام ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ٹیکنالوجی کا استعمال تب ہی بابرکت ہے جب وہ اللہ کی یاد، تعلیم اور خیر کے فروغ کے لیے ہو، نہ کہ وقت کے ضیاع اور گمراہی کے لیے اسلامی تعلیمات کے مطابق والدین کی بنیادی ذمہ داری صرف رزق کمانا نہیں بلکہ اولاد کی صحیح تربیت اور ان کے ساتھ وقت گزارنا بھی ہے۔ قرآنِ کریم میں والدین کو بار بار اس بات کی یاد دہانی کرائی گئی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو ایمان، اخلاق اور عملِ صالح کے راستے پر گامزن کریں۔ مگر موجودہ دور میں ملازمت اور کاروباری مصروفیات نے والدین کو اس قدر مصروف کر دیا ہے کہ وہ اپنی اولاد کو وقت دینے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ معاشی دباؤ: بڑھتی ہوئی مہنگائی اور معیارِ زندگی کی خواہش والدین کو دن رات کام پر مجبور کرتی ہے۔ دولت کمانے کی دوڑ نے تربیت سے زیادہ کمائی کو اہم بنا دیا ہے۔

والدین کی دوہری ملازمتیں: بعض اوقات دونوں والدین ملازمت کرتے ہیں، جس سے بچوں کے ساتھ وقت گزارنے کے مواقع کم ہو جاتے ہیں۔ خاندانی نظام کا زوال: پہلے مشترکہ خاندانی نظام میں دادا، دادی اور دیگر افراد تربیت میں معاون ہوتے تھے، مگر اب جوہری (Nuclear) فیملی میں والدین کے علاوہ کوئی تربیت دینے والا نہیں ہوتا۔ وقت کی ناقص منصوبہ بندی: والدین مصروفیت کے باوجود بچوں کے ساتھ وقت گزارنے کے لیے شیڈول نہیں بناتے۔ محبت اور اعتماد میں کمی: والدین اور بچوں کے درمیان جذباتی فاصلہ بڑھ جاتا ہے۔

تربیتی خلا: بچے بغیر رہنمائی کے میڈیا اور غیر صالح دوستوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔

نفسیاتی مسائل: والدین کی عدم توجہی بچے میں احساسِ تنہائی، اضطراب اور بغاوت پیدا کرتی ہے۔

اخلاقی انحراف: وقت نہ ملنے کے باعث والدین اپنی اولاد کے اعمال کی نگرانی نہیں کر پاتے، جس سے برے رویّے پنپنے لگتے ہیں۔ نسلوں پر منفی اثر: ایسے بچے مستقبل میں بھی اپنی اولاد کو وقت دینے میں ناکام رہتے ہیں اور یہ خلا نسل در نسل چلتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كفى بالمرء إثما أن يضيع من يقوت[31]

"یہی گناہ کافی ہے کہ کوئی اپنے زیرِ کفالت کو ضائع کر دے۔"

والدین اپنے دن کا ایک خاص حصہ بچوں کے ساتھ لازمی طور پر گزاریں۔

قرآن کہتا ہے

---

[30] العصر: 1-2)

[31] ابو داود، حدیث: 1692

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا[32]

اور ہمیں متقیوں کا پیشوا بنا۔"

یہ اس وقت ممکن ہے جب والدین اولاد کے ساتھ عملی وقت گزاریں۔
نبی ﷺ نے فرمایا:

القصدَ القصدَ تبلغوا[33]

" میانہ روی اختیار کرو، تم کامیاب ہو جاؤ گے۔"

یعنی رزق کے ساتھ ساتھ وقت بھی اولا والدین جدید ٹولز (ویڈیو کال، آن لائن اسٹوری ٹیلنگ) کے ذریعے بھی بچوں سے جُڑے رہ سکتے ہیں، لیکن اصل تعلق جسمانی اور جذباتی قربت ہی ہے۔ گھر میں قرآن خوانی، اجتماعی نماز اور کھانے کے وقت والدین کی موجودگی بچوں کے لیے تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ والدین کی ملازمت اور کاروباری مصروفیات اگرچہ زندگی کی ضروریات کے لیے ہیں، مگر ان کے نتیجے میں اولاد کو وقت نہ دینا تربیتی اور اخلاقی خلا پیدا کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ بچوں کی نفسیاتی بے سکونی، اخلاقی بگاڑ اور والدین سے دوری کی صورت میں نکلتا ہے۔ اسلامی تعلیمات والدین کو توازن، اعتدال اور وقت کی منصوبہ بندی کا حکم دیتی ہیں تاکہ وہ رزق کمانے کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو وقت دے کر ان کی شخصیت کو بھی مضبوط بنا سکیں۔

خلاصہ:

یہ تحقیقی مقالہ بعنوان "عصرِ حاضر میں تربیتِ اولاد کی راہ میں حائل رکاوٹیں اور ان کا اسلامی حل" جدید معاشرتی، نفسیاتی اور تہذیبی چیلنجز کا جائزہ لیتا ہے جنہوں نے اسلامی طرزِ تربیت کو مشکل بنا دیا ہے۔ قرآن و سنت کی واضح ہدایات کے باوجود والدین اور معاشرہ مختلف اسباب کی وجہ سے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر پا رہے۔ اس مقالے میں تربیتِ اولاد کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا کہ یہ والدین پر دینی فریضہ ہے اور ہر والدین اپنی رعیت کے ذمہ دار ہیں۔ یہ واضح کیا گیا کہ تربیت صرف دینی نہیں بلکہ سماجی ضرورت بھی ہے۔ بچوں کی شخصیت سازی براہِ راست معاشرے کی بقا اور ترقی سے جڑی ہے۔ مغربی تہذیبی یلغار، لبرل نظریات اور میڈیا کے اثرات نے اسلامی اقدار کو چیلنج کیا۔ بچوں کی سوچ اور عقیدہ متاثر ہو رہا ہے۔ اسکرین کے غیر محدود استعمال نے بچوں کو عبادت، تعلیم اور خاندانی تعلقات سے دور کر دیا۔ نتیجتاً نفسیاتی دباؤ، اخلاقی انحطاط اور دینی کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ اسلامی حل میں وقت کی حفاظت، والدین کی نگرانی، اور مثبت متبادل کی فراہمی بیان کی گئی۔ معاشی دباؤ اور مادہ پرستی کی دوڑ نے والدین کو بچوں سے دور کر دیا۔ نتیجتاً اعتماد کی کمی، تربیتی خلا اور اخلاقی بگاڑ بڑھ گیا۔ حل یہ بتایا گیا کہ والدین وقت کی منصوبہ بندی کریں، گھریلو دینی ماحول پیدا کریں اور بچوں کے ساتھ جذباتی تعلق قائم رکھیں۔ اسلامی تناظر میں تربیتِ اولاد ایک دینی فریضہ ہے جس کی بنیاد قرآن و سنت میں ہے۔ والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ایمان، عبادت اور اخلاق کی تربیت دیں ۔ عصرِ حاضر کی سب سے بڑی رکاوٹ مغربی تہذیب اور میڈیا کا اثر ہے۔ یہ بچوں کی سوچ، عقیدہ اور طرزِ زندگی پر براہ راست اثر انداز ہو رہا ہے۔ ٹی وی، انٹرنیٹ اور موبائل کا غیر ضروری استعمال بچوں میں وقت کے ضیاع، اخلاقی بگاڑ، تعلیمی کمزوری اور روحانی کمزوری کا سبب بن رہا ہے۔ والدین کی مصروفیات (ملازمت و کاروبار) بچوں کے ساتھ جذباتی تعلق کو کمزور کر رہی ہیں، جس سے اعتماد، تربیت اور خاندانی نظام متاثر ہو رہا ہے۔ اسلامی تربیت اور جدید نفسیاتی اصول متفق ہیں کہ بچوں کی درست پرورش کے لیے محبت، وقت، مثبت ماحول، اور رول ماڈل ہونا لازمی ہے۔ وقت کی منصوبہ بندی: والدین کو چاہیے کہ ملازمت اور مصروفیات کے باوجود روزانہ کچھ وقت خاص طور پر بچوں کے لیے وقف کریں۔ گھریلو دینی ماحول کی تشکیل: گھر میں قرآن کی تلاوت، اجتماعی دعا، دینی گفتگو اور اسلامی کتابوں کے مطالعہ کا اہتمام ہونا چاہیے۔ میڈیا اور ٹیکنالوجی کا

[32] الفرقان:74)

[33]. بخاری، حدیث: 6463

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES
ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 04 (2025)

کنٹرول: بچوں کو موبائل اور ٹی وی کے بے جا استعمال سے بچانے کے لیے وقت کی حد مقرر کی جائے اور دینی و علمی مواد کو ترجیح دی جائے۔ مثبت متبادل سرگرمیاں: کھیل، مطالعہ، تخلیقی مشاغل اور دینی مقابلوں کے ذریعے بچوں کی توانائیاں مثبت سمت میں لگائی جائیں۔

والدین کا رول ماڈل بننا: سب سے مؤثر تربیت عملی نمونہ ہے۔ والدین کا کردار بچوں کے دل و دماغ پر سب سے گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

یہ تحقیقی مقالہ بعنوان" عصرِ حاضر میں تربیتِ اولاد کی راہ میں حائل رکاوٹیں اور ان کا اسلامی حل "جدید معاشرتی، نفسیاتی اور تہذیبی چیلنجز کا جائزہ لیتا ہے جنہوں نے اسلامی طرزِ تربیت کو مشکل بنا دیا ہے۔ قرآن و سنت کی واضح ہدایات کے باوجود والدین اور معاشرہ مختلف اسباب کی وجہ سے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر پا رہے۔

عصرِ حاضر میں تربیتِ اولاد کی اہمیت:

اس مقالے میں تربیتِ اولاد کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا کہ یہ والدین پر دینی فریضہ ہے۔ کے مطابق ہر والدین اپنی رعیت کے ذمہ دار ہیں۔ یہ واضح کیا گیا کہ تربیت صرف دینی نہیں بلکہ سماجی ضرورت بھی ہے۔ بچوں کی شخصیت سازی براہِ راست معاشرے کی بقا اور ترقی سے جڑی ہے۔

فکری و تہذیبی رکاوٹیں:

مغربی تہذیبی یلغار، لبرل نظریات اور میڈیا کے اثرات نے اسلامی اقدار کو چیلنج کیا۔ بچوں کی سوچ اور عقیدہ متاثر ہو رہا ہے۔

ٹی وی اور موبائل پر وقت کا ضیاع اور گمراہی:

اسکرین کے غیر محدود استعمال نے بچوں کو عبادت، تعلیم اور خاندانی تعلقات سے دور کر دیا۔ نتیجتاً نفسیاتی دباؤ، اخلاقی انحطاط اور دینی کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ اسلامی حل میں وقت کی حفاظت، والدین کی نگرانی، اور مثبت متبادل کی فراہمی بیان کی گئی۔

والدین کی ملازمت اور مصروفیات:

معاشی دباؤ اور مادہ پرستی کی دوڑ نے والدین کو بچوں سے دور کر دیا۔ نتیجتاً اعتماد کی کمی، تربیتی خلا اور اخلاقی بگاڑ بڑھ گیا۔ حل یہ بتایا گیا کہ والدین وقت کی منصوبہ بندی کریں، گھریلو دینی ماحول پیدا کریں اور بچوں کے ساتھ جذباتی تعلق قائم رکھیں۔

نتائج:(Findings)

.1 اسلامی تناظر میں تربیتِ اولاد ایک دینی فریضہ ہے جس کی بنیاد قرآن و سنت میں ہے۔ والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنے بچوں کو ایمان، عبادت اور اخلاق کی تربیت دیں)

.2 عصرِ حاضر کی سب سے بڑی رکاوٹ مغربی تہذیب اور میڈیا کا اثر ہے۔ یہ بچوں کی سوچ، عقیدہ اور طرزِ زندگی پر براہ راست اثرانداز ہو رہا ہے۔

.3 ٹی وی، انٹرنیٹ اور موبائل کا غیر ضروری استعمال بچوں میں وقت کے ضیاع، اخلاقی بگاڑ، تعلیمی کمزوری اور روحانی کمزوری کا سبب بن رہا ہے۔

.4 والدین کی مصروفیات) ملازمت و کاروبار (بچوں کے ساتھ جذباتی تعلق کو کمزور کر رہی ہیں، جس سے اعتماد، تربیت اور خاندانی نظام متاثر ہو رہا ہے۔

.5 اسلامی تربیت اور جدید نفسیاتی اصول متفق ہیں کہ بچوں کی درست پرورش کے لیے محبت، وقت، مثبت ماحول، اور رول ماڈل ہونا لازمی ہے۔

سفارشات:(Recommendations)

.1 وقت کی منصوبہ بندی: والدین کو چاہیے کہ ملازمت اور مصروفیات کے باوجود روزانہ کچھ وقت خاص طور پر بچوں کے لیے وقف کریں۔

.2 گھریلو دینی ماحول کی تشکیل: گھر میں قرآن کی تلاوت، اجتماعی دعا، دینی گفتگو اور اسلامی کتابوں کے مطالعہ کا اہتمام ہونا چاہیے۔

.3 میڈیا اور ٹیکنالوجی کا کنٹرول: بچوں کو موبائل اور ٹی وی کے بے جا استعمال سے بچانے کے لیے وقت کی حد مقرر کی جائے اور دینی و علمی مواد کو ترجیح دی جائے۔

.4 مثبت متبادل سرگرمیاں: کھیل، مطالعہ، تخلیقی مشاغل اور دینی مقابلوں کے ذریعے بچوں کی توانائیاں مثبت سمت میں لگائی جائیں۔

.5 والدین کا رول ماڈل بننا: سب سے مؤثر تربیت عملی نمونہ ہے۔ والدین کا کردار بچوں کے دل و دماغ پر سب سے گہرا اثر چھوڑتا ہے۔

.6 ادارہ جاتی کردار: تعلیمی اداروں، دینی مراکز اور مساجد کو چاہیے کہ وہ والدین اور اساتذہ کے ساتھ مل کر تربیتِ اولاد کے لیے عملی اقدامات کریں اگر والدین دونوں مصروف ہوں تو بچوں کے لیے مثبت ماحول مثلاً دینی کلاسز، اسکول، اور صالح صحبت فراہم کریں۔